© rasailojaraid.com

مولانا سمیع الحق کی ذاتی ڈائری سے انتخاب

دارالعلوم حقانیہ تاسیس و ارتقاء، اکابر علماء و مشائخ کی آراء، مجلس شوریٰ، تعمیرات اور مشاہیر و زعماء امت کی تشریف آوری

دارالعلوم کی جدید تعمیر میں مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس

۱۶ ستمبر بروز اتوار سنہ دارالعلوم کی جدید تعمیر میں مجلس شوریٰ کا تیسرا اجلاس منعقد ہوا جو نئی تعمیر میں پہلا اجلاس تھا۔ میاں رسول شاہ صاحب کاکاخیل نے صدارت فرمائی اور دارالعلوم کے سالانہ بجٹ کی منظوری دی گئی۔ دیگر فیصلوں کے علاوہ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ تعلیم و تدریس کو قدیم احاطہ مسجد اکوڑہ سے جدید تعمیر میں منتقل کیا جائے اجلاس میں علماء و شرفاء اور خوانین نے شرکت کی۔ ۱۸ ستمبر کو مقامی اراکین اور والد ماجد نے فیصلہ کیا کہ جمعرات ۱۴ صفر کو جدید تعمیر میں تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

۲۰ ستمبر مطابق ۱۴ صفر دارالعلوم کی موجودہ عمارت میں ختم کلام پاک سے باقاعدہ تعلیم و تدریس کا آغاز ہوا۔ والد صاحب نے اختتامی تقریر کی۔ اور دارالعلوم حقانیہ کے دور ماضی کے ضمن میں دارالعلوم دیوبند کے حالات بھی بیان فرمائے۔ اسی طرح آج کا دن سرحد کی علمی تاریخ اور دارالعلوم حقانیہ کی حیات میں تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔

دارالعلوم میں تدریس کا آغاز

حضرت شیخ الحدیث نے حسبۃً للہ اپنی مسجد میں ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۶۶ھ کو باقاعدہ دارالعلوم کا تدریس کا آغاز کیا افتتاح کے وقت دورۂ حدیث کے علاوہ اور کتنی سال تک مشکوٰۃ شریف، جلالین شریف، ہدایہ آخرین اور صبح ترجمہ قرآن بھی خود پڑھاتے رہے ۱۵، ۱۶ گھنٹے تدریس پر لگ جاتے۔ اس وقت طالب علموں نے مسجد کی دیوار پر از خود "دارالعلوم حقانی" لکھ دیا جو بعد میں حقانیہ سے تبدیل ہوا، نام کے مجوزین میں مولانا سید گل بادشاہ طورو مرحوم سرفہرست تھے۔

حضرت خود فرمایا کرتے کہ تین چار سال تک ہم نے نہ تو دارالعلوم کا نام مشتہر کیا اور نہ نام رکھنے کے لیے کوئی فکر کی نہ دارالعلوم کو مشتہر کرنے کے لیے کوئی اشتہار شائع کیا اور نہ باقاعدہ کسی چندہ کی تحریک کی، سارے معاملے اللہ کی طرف سے حل ہوتے گئے اور تدریسی کام ایک مستقل دارالعلوم کی شکل اختیار کرتا گیا، ابتدا میں طلبہ نے بڑی محنتیں اور مشقتیں برداشت کیں ان کے خلوص کی برکتیں آج ظاہر ہو رہی ہیں۔

احاطہ بندی

۶ ستمبر ۵۳ء۔ دارالعلوم حقانیہ کی زمین کی احاطہ بندی شروع ہوئی علماء و اراکین، طلباء و اساتذہ بنفس نفیس دارالعلوم کی بنیادوں کے لیے پتھر سروں پر اٹھا اٹھا کر حاجی عبدالصمد صاحب کی دی ہوئی تجویز کردہ زمین سے لائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں موجودہ حصہ زمین کا انتخاب ہو چکا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ اور الحق خرق عادت ہے (مولانا افغانی مرحوم)

۷ نومبر ۷۶ء ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ

ترنگ زئی میں مولانا شمس الحق افغانی سے ملاقات ہوئی نماز عصر ان کے ساتھ پڑھی کافی دیر ماہنامہ الحق کا ذکر کرتے رہے فرمایا الحق اس وقت اہم ترین رسالہ ہے یہ جامع الاذواق ہے ہر ذوق کا اس میں لحاظ ہوتا ہے ہمارے ملک (سرحد) میں الحق کا وجود خرق عادت ہے جیسا کہ دارالعلوم حقانیہ کا وجود خرق عادت ہے۔

کنویں کی کھدائی

۸ دسمبر ۵۳ء۔ دارالعلوم حقانیہ میں جنوبی جانب (جواب احاطہ محمودیہ ہاسٹل کو اترنے والی سیڑھیوں کے سرے پر ہے اور ویران ہے) کنویں کی کھدائی شروع ہوئی پہلی کھدال برادرم اظہار الحق نے ماری۔

ایک جلسہ دستار بندی

۱۸ اپریل ۵۴ء ۱۴ شعبان ۷۳ھ

دارالعلوم کا جلسہ دستار بندی شروع ہوا صدارت بندی مولانا نصیر الدین غورغشتوی نے کرنی تھی کہ ظالم حکومت نے انہیں راستہ میں روک کر واپس کر دیا مفتی محمد نعیم لدھیانوی نے صدارت فرمائی والد ماجد نے روئیداد مدرسہ سنائی۔ اکیاسی فضلاء کی دستار بندی ہوئی بعد از عصر دارالعلوم کے ایک حصے کا سنگ بنیاد حسب علماء کے اتفاق سے حضرت والد صاحب نے رکھا۔ تقریب مولانا عبدالحنان ہزاروی، مولانا بہاء الحق قاسمی، مفتی محمد نعیم، حضرت بادشاہ گل خان اعلیٰ محمد زمان خان خٹک مرحوم موجود تھے دوسری نشست رات کو میاں مسرت شاہ کاکاخیل کی صدارت میں ہوئی، تیسری نشست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسرے دن پیر قاضی امین الحق اکوڑہ کی صدارت میں ہوئی حافظ اللہ وسیایا ڈیرہ غازی خان مولانا مصلح الدین مردان مولانا عبد الحنان ہزاروی مفتی عبد القیوم پوپلزئی اور مولانا گل بادشاہ صدر جمعیۃ علماء نے تقریریں کیں۔

مدینہ کی خوشبو

۲۴ر اپریل ۵۴ء ۲۰ شعبان ۷۳ھ شیخ الحدیث مولانا عبد الرحمن کاملپوری اور حافظ الحدیث مولانا عبد اللہ درخواستی تشریف لاتے اور زیر تعمیر احاطہ دار العلوم میں حضرت کی معیت میں گئے اور بنیادوں میں مبارک ہاتھوں سے پتھر ڈالے۔ مولانا درخواستی نے فرمایا کہ یہاں سے مجھے مدینہ کی خوشبو آتی ہے اور سامنے پہاڑ (دریائے کابل کے متصل مصری باندہ کا پہاڑ) گویا مدینہ جیسا منظر پیش کر رہا ہے۔

تعمیری سامان

۶ر ستمبر ۵۵ء بروز منگل ۱۰ر محرم ۷۵ھ۔ زیر تعمیر عمارت کے لیے پتھر اینٹ وغیرہ جمع کئے جا رہے تھے ایک لاکھ اینٹ جمع ہو گئی۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم واجعلها مباركا ومصدرًا لعلومك ودينك يجري منه الانهار والبحار۔

۷ر ستمبر زیر تعمیر رقبہ پر بجلی کی مین لائن میں تبدیلی کی کوشش جاری ہے کیونکہ بجلی والوں نے ممانعت کا نوٹس بھیجا ہے بجلی کے اعلیٰ افسران نے معائنہ کیا اور ایک نیک دل ہندوستانی افسر کی وجہ سے مسئلہ حل ہوا۔

باضابطہ سنگ بنیاد کے لیے دار الحدیث کا انتخاب سنت نبوی کی عجیب متابعت

۱۳ر اکتوبر ۵۵ء مطابق، صفر ۱۳۷۵ھ بنیادیں بھری جا رہی ہیں ۳۰، ۳۵ مزدور آج کام کر رہے ہیں آج والد ماجد اور دیگر اساتذہ طلباء و اراکین نئی زیر تعمیر عمارت میں تشریف لے گئے۔ بنیادیں چونے گارے سے بھر گئی ہیں باضابطہ سنگ بنیاد رکھنا تھا ایک پتھر منتخب کیا گیا والد ماجد صدر صاحب (مولانا عبد الغفور سواتی) اور دیگر حاضرین نے طویل خشوع و خضوع سے دعا کی قبولیت کے آثار نمایاں تھے والد ماجد نے سنت نبوی کے اتباع میں پتھر ایک چادر میں رکھنے کی تجویز پیش کی اس پر سب خوش ہوتے اساتذہ طلباء سب نے مل کر پتھر اٹھوایا پھر نہایت عاجزی سے والد ماجد نے دعا کی اور واذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت واسماعيل ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم کا ورد کرتے رہے سب آمین کہہ رہے تھے پھر سارے حاضرین نے حضرت صدر صاحب کے کہنے پر تین مرتبہ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم پڑھا اور سب نے عاجزی خشوع سے دعا کی قبولیت کے آثار و ازار نمایاں تھے۔

ایک کیفیت و سرمستی سب حاضرین پر طاری تھی عجیب دلکش منظر تھا پھر والد ماجد اور حضرت صدر صاحب (مولانا عبد الغفور سواتی مرحوم) نے مل کر پتھر چادر سے اٹھایا اور موجودہ دار الحدیث کی مغربی سمت سے شمالی کونے میں رکھ دیا خداوند کریم اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر علوم و معارف الٰہیہ کی نشر و اشاعت و حفاظتِ اسلام کا ذریعہ بنا دے اور اسلام کے لیے ایک مضبوط ناقابل شکست قلعہ اور چھاؤنی ثابت ہو۔

زیر تعمیر دار العلوم کی سرزمین پر ایک دردانگیز شعر

تعمیر دار العلوم جاری ہے کسی دل جلے نے بڑا عارفانہ شعر نصب شدہ بورڈ پر لکھا ہے۔

ای ے م پس لہ مو کہ کړې خو دے پہ دمے چمن کښں
چہ حسنِ م د فکوشی ظاہر پہ یاسمن کښں

رات کو اختتامی درس حدیث

۱۹۵۹ء ، ۱۳۷۸ھ

۱۰ر شعبان ۷۸ھ ۱۹ر فروری ۵۹ء بخاری شریف کا آخری درس ہوا ہمارے دورہ حدیث کا سال ہے آخری پارہ رات کے بارہ بجے تک پڑھا گیا طلبہ نے تناوبًا قراءت علی الشیخ کیا۔ ۶ر اوراق کی قراءت اس سیہ کار کی قسمت میں آ گئی دوسرے دن میرے والد استاد اور مرشد نے بعد از نماز جمعہ ختم بخاری شریف کرایا۔ الوداعی تقریر نہایت پر درد تھی سینکڑوں افراد جمع تھے ہم سب رفقاء درس ان سعیکم لشتّی کے چراغے پر ہیں جدائی کے غم کے جذبات شیخ اور تلامذہ سب پر نمایاں تھے۔ اللهم اخترنا لخدمة دين نبينا الكريم۔

حضرت کے منبر پر پہلا خطبہ

۱۸ر شعبان ۷۸ھ ۲۷ر فروری ۵۹ء۔ حضرت کے منبر محلہ کی مسجد پر احقر نے زندگی کا پہلا خطبہ دیا اور پہلی نماز جمعہ پڑھائی۔

مولانا غور غشتی کی آمد

۳ر مارچ ۵۹ء مولانا غور غشتیؒ تشریف لائے اور پھر بنول کسی جلسہ میں چلے گئے۔

شعبہ اسلامیہ ہائی سکول تعلیم القرآن کی جدید عمارت

۷ر مئی ۱۹۶۵ء کو دار العلوم حقانیہ کے شعبہ اسلامیہ سکول تعلیم القرآن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی جدید عمارت دارالعلوم کی مشرقی جانب میں تعلیم کا آغاز ہوا ختم کلام پاک اور والد صاحب کے دعائیہ کلمات سے افتتاح ہوا۔

حقانیہ حضور اقدس کا اعجاز ہے، علامہ رسول خان ہزارویؒ

۱۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء

جامعہ اشرفیہ کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں حضرتؒ نے لاہور کا سفر کیا احقر بھی ساتھ تھا استاذ الکل مولانا رسول خان صاحب نے ایک مجلس میں والد ماجدؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "آپ کا مدرسہ ماشاء اللہ علمی حیثیت (اس لفظ پر زور دیتے ہوئے) سے سارے مدارس میں ممتاز ہے اس لیے کہ آپ وہاں صرف فنون والے مدرس نہیں رکھتے بلکہ فن دان ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ آپ نے اپنے علاقہ فرنٹیئر میں دین کی جو خدمت کی ہے اس کی نظیر نہیں ہے۔

وقفہ کے بعد پھر فرمایا کہ ایسے علاقہ میں ایسا مدرسہ چلانا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ہے کہ ایسے اجہل الناس ماحول میں ایسا کام ہوا۔ فرمایا کہ منطق کے بغیر حسامی کا باب القیاس بھی سمجھا نہیں جا سکتا پھر دیر تک منطق و فلسفہ کی اہمیت، ضرورت اور اصول فقہ کے لیے اس کی ضرورت پر گفتگو فرماتے رہے۔

مولانا عبدالمالک صدیقیؒ

۱۹ ستمبر ۱۹۶۷ء

شیخ طریقت مولانا عبدالمالک صدیقی نقشبندی دارالعلوم تشریف لائے رات قیام رہا بعد از عصر مسجد میں استغناء اہل علم اور عبارات سے غفلت پر خطاب فرمایا تقریر میں جماعت تبلیغی پر بھی تنقید کی بعد از مغرب و عشاء کافی طلبہ و اساتذہ ان سے بیعت ہوئے اس سے قبل بھی بارہا آپ کی آمد ہوتی رہی ہے۔

مولانا غورغشتی

۱۱ مئی ۱۹۶۸ء شیخ الحدیث مولانا غورغشتی تشریف لاتے طویل ملاقات کی والد صاحب کی معیت میں اتمانزئی گئے اور مدرسہ نعمانیہ کے جلسہ میں شرکت کی۔

مولانا افغانی کی آمد

۲۰ جولائی ۱۹۶۸ء مولانا شمس الحق افغانی کی آمد ہوئی دارالحدیث میں فضیلت علم پر خطاب ہوا پھر حضرتؒ کی معیت میں تربیلہ گئے جہاں دونوں نے سیرت پر خطاب فرمایا۔

قاری محمد طیب قاسمی کی آمد

۱۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء قاری محمد طیب قاسمیؒ کو لانے کے لیے ہری پور ساڑھے تین بجے کار میں لے کر ہری پور سے چلے تربیلہ اور پھر بیبوڑی حضرت (مولانا عبدالرحمن کاملپوریؒ) کی رہائش گاہ سے ہوتے ہوئے سوا سات بجے اکوڑہ خٹک پہنچے، راستہ میں اٹک اور دریائے کابل و سندھ کے سنگم اور پر فضا مناظر سے بہت محظوظ ہوئے اور جدید طریقوں سے ترقی نہ دینے پر افسوس کا اظہار کرتے رہے اور فرمایا کہ دیگر ممالک ایسے مقامات سے عجیب تفریحی علاقے بنا دیتے ہیں۔

اکوڑہ میں شاندار استقبال ہوا رات آرام فرمایا صبح ۹ بجے مدرسہ تعلیم القرآن، حقانیہ سکول کا معائنہ فرمایا اور علم کے ساتھ عمل کی اہمیت پر مفصل خطاب فرمایا بعد از دوپہر واپس ہوئے۔

دارالعلوم کے بارے میں مطمئن رہیئے

حضرت سے عرض کیا گیا حضرت! دارالعلوم حقانیہ کے لیے دعا فرما دیں۔ ارشاد فرمایا حقانیہ کو ہم نے اپنا مدرسہ سمجھ لیا ہے اس کیلئے دعا کرنا میرا فریضہ ہے اس کا وجود ہماری صبح و شام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے پھر ارشاد فرمایا۔ آپ لوگ دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں مطمئن رہیئے لوگ آپ کے مقابلہ میں جو کچھ کر رہے ہیں اس کا فکر نہ کریں حق کے مقابلہ میں ہمیشہ رکاوٹیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے ابھی خیال کیا اور اپنے فریضہ میں کوتاہی کی کہ حقانیہ حاضر نہیں ہوا موقع ملنے پر آؤں گا ــــ اس کے بعد متعدد مواقع پر دارالعلوم تشریف لائے اور دارالعلوم کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازتے رہے۔

حضرتؒ کے حکم پر لاہور دورہ تفسیر کیلئے روانگی

احقر ۹ مارچ ۱۹۵۹ء ۲۸ شعبان ۱۳۷۸ھ حضرت کے حکم پر شیخ التفسیر لاہوری کے دورہ تفسیر میں شمولیت کے لیے لاہور روانہ ہوا۔ ۱۱ مارچ یکم رمضان کو درس کا آغاز ہوا۔

مصر کی حمایت میں کل جماعتی احتجاجی جلسہ کی صدارت

۲ نومبر بروز جمعہ اسرائیل کی مصر پر ظالمانہ جارحیت کے خلاف دربار مسجد اکوڑہ خٹک میں ایک کل جماعتی عظیم احتجاجی اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت والد ماجد نے فرمائی۔ حضرت نے قضیۂ مصر کے متعلق تقریر کی اور مسلمانوں سے امداد کی اپیل کی۔

© rasailojaraid.com